

## کتابِ دانیال - نمبر ایک سو بانوے

پوشیدہ تاریخ کی نقاب کشائی: دانیال باب 11 کی نبوتی ہم آہنگیاں اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی

Jeff Pippenger

2024-04-22

ہم دانی ایل کے گیارہویں باب کی "آیت چالیس" کی "پوشیدہ تاریخ" پر غور کر رہے ہیں، جو 1989 میں وقتِ آخر پر اس کی تحریری شہادت کے ختم ہونے سے لے کر آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون تک ممتد ہے۔ یہ پوشیدہ تاریخ وہ ڈھانچہ ہے جس پر آخری ایام کے تمام نبوی خطوط کو ہم آہنگ کیا جاتا ہے، کیونکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی اسی پوشیدہ تاریخ کے اندر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اسی تاریخ میں حیوان کی شبیہ کی تشکیل سے متعلق آزمائش پیش آتی ہے۔ لہذا یہی وہ تاریخ ہے جہاں نبوکدنصر کے حیوانات کی شبیہ کے پوشیدہ خواب کو منکشف کیا جاتا ہے۔ یہی پوشیدہ تاریخ وہ مقام ہے جہاں ڈونلڈ ٹرمپ کی پہلی مدتِ صدارت کی پوشیدہ تاریخ دانی ایل گیارہ کی آیت دو پر ختم ہوتی ہے، اور آیت تین تک ہم آہنگ ہوتی ہے۔ یہ پوشیدہ تاریخ دانی ایل کی نبوت کا وہ حصہ ہے جو آخری ایام سے متعلق ہے، اور یہی یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے جس کی مہر اتوار کے قانون پر مہلت کے بند ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے۔ سچائی کے یہ تمام خطوط ساتویں اور آخری مہر کے کھولے جانے کے طور پر ظاہر کیے گئے ہیں۔

دانی ایل باب گیارہ کی آیات دس سے پندرہ کو اُس پوشیدہ تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ کیا جانا چاہیے، اور ان میں سے آخری تین آیات تین نبوی خطوط پیش کرتی ہیں۔ وہ یہ متعین کرتی ہیں کہ پاپائیت کب دوبارہ تاریخ میں مداخلت کرتی ہے، جیسے کہ اس نے 200 قبل مسیح میں کیا تھا، جب بت پرست روم پہلی بار دانی ایل باب گیارہ، آیت چودہ میں پیش کی گئی نبوی تاریخ میں داخل ہوا۔ وہ آیت، اور بت پرست روم کی تاریخ میں اُس آیت کی تکمیل، رویا کی تصدیق کرتی ہے، کیونکہ بت پرست روم اُس قوت کی علامت تھا جو خود کو بلند کرتی، خدا کے لوگوں کو لوٹتی اور پھر گر پڑتی تھی۔ مرتد پروٹسٹنٹ ازم نے اس آیت کو انطیوخس ایپیفانس پر منطبق کیا، مگر ملیرائٹس نے اسے بت پرست روم پر منطبق کیا، اور اس آیت کو ملیرائٹ تاریخ میں ایک آزمائشی سچائی کے طور پر شناخت کیا۔ آج جدید لاوڈیکی ایڈونٹزم کے علمائے الہیات پھر یہ تعلیم دیتے ہیں کہ یہ انطیوخس ایپیفانس ہے، لہذا یہ پھر سے ایک آزمائشی سچائی ہے۔

یہ نہ صرف ایک امتحانی حقیقت ہے بلکہ یہ آیت اور اس کی 200 قبل مسیح میں تکمیل اس وقت کی نشاندہی کرتی ہے جب صور کی فاحشہ (جدید روم) اپنے شیطانی گیت گانا شروع کرتی ہے، اور پاپائیت کے آخری دنوں کی تاریخ میں داخل ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور اس طرح آخری دنوں کی بنیادی امتحانی حقیقت کی نمائندگی کرتی ہے، جو ملیرائٹ تاریخ کی بحث میں پیش کی گئی امتحانی حقیقت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

یہ تین آیات زمین کے درندے کے ری پبلکن سینگ کے سلسلے کی بھی نمائندگی کرتی ہیں، اور ڈونلڈ ٹرمپ کے اُن اقدامات کی نشاندہی کرتی ہیں جو پیشین گوئی میں متعین ہیں، جب وہ سات میں سے اٹھویں صدر کے طور پر اپنی دوسری مدتِ صدارت میں داخل ہوتا ہے۔ یہ صدور کا سلسلہ 1989 میں وقتِ انجام پر رونالڈ ریگن سے شروع ہوا تھا۔ آیت بارہ کی جنگِ رافیا کے بعد، "انطیوخس" پہلے امریکہ کے اندر ایک بغاوت کو دباتا ہے، پھر عالمیت کے خلاف ایک جنگ کی تیاری کرتا ہے، جس کی نمائندگی جنگِ پانیوم میں مصر کرتا ہے۔ ٹرمپ وہ جنگ جیت جاتا ہے، لیکن وہی جنگ تیسری عالمی جنگ (اکتیوم) کا آغاز کرتی ہے۔ یہ سرگرمیاں انطیوخس سوم کبیر کی مثال سے مماثلت رکھتی ہیں، جو جنگ

رافیا میں مصر کے ہاتھوں شکست کھا چکا تھا، لیکن جنگِ پانیوم میں کامیاب جوابی کارروائی کی۔

آیت تیرہ میں، 'چند برسوں کے بعد،' انطیوخس اعظم کے بارے میں یوریا اسمتھ کے الفاظ یہ ہیں: 'انطیوخس، اپنی سلطنت میں بغاوت کو دبا کر، اور مشرقی حصوں کو ان کی اطاعت میں لا کر اور مستحکم کر کے، اس وقت کسی بھی مہم کے لیے فارغ تھا جب نوجوان ایپیفینس مصر کے تخت پر بیٹھا؛ اور اپنی سلطنت کو وسیع کرنے کے اس نہایت اچھے موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دینے کا سوچ کر، اس نے ایک بڑا لشکر جمع کیا "پہلے والے سے بڑا"۔' ٹرمپ پہلے اپنی سلطنت میں ایک بغاوت کو دباؤ گا، اور پھر اس سے بڑا لشکر تیار کرے گا جتنا اس کے پاس اس وقت تھا جب وہ پہلے شکست کھا چکا تھا۔ ٹرمپ کو 2020 میں شکست ہوئی، مکاشفہ باب گیارہ کی تکمیل میں، جب دہریت کا درندہ، جو عالمگیر عالمگیریت کی نمائندگی کرتا ہے، اور ڈیموکریٹک اور ریپبلکن دونوں جماعتوں کے عالمگیریت پسندوں نے انتخابات چرا لیے، اور صور کی زانیہ کی بنیادی پراکسی فوج کے طور پر یہ بھی ایک شکست ہوگی جب پوتن یوکرین پر فتح یاب ہوگا۔

تین آیات جن پر ہم غور کر رہے ہیں، ان میں تیسری نبوتی لکیر مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی ہے، جس کی نمائندگی مکاپیوں کی لکیر کرتی ہے، اور یہ ان کی اس بغاوت کی عکاس ہے جو انہوں نے انطیوخس ایپیفینس کی ان کوششوں کے خلاف کی کہ وہ یہودیوں پر یونان کا مذہب مسلط کرے۔ ٹرمپ کی لکیر اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی لکیر وہ دو قوتیں پیش کرتی ہیں جو بالآخر اس سینگ میں ضم ہو جائیں گی جسے درندے کی شبیہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ آیات تیرہ تا پندرہ اس تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں جو اتوار کے قانون تک پہنچاتی ہے، اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور مرتد ریپبلکن ازم کی دو لکیریں ان دونوں طاقتوں کے باہمی تعامل کی تصویر کشی کرتی ہیں جبکہ وہ اکٹھی ہو کر اتوار کے قانون سے پہلے کلیسا اور ریاست کو باہم مدغم کر دیتی ہیں۔

گزشتہ مضامین میں ہم نے بیان کیا ہے کہ 1776، 1789 اور 1798 کی تاریخوں سے نمایاں کیے گئے تین واقعات، جو اعلانِ آزادی، آئین، اور اجنبیوں اور بغاوت کے قوانین کی نمائندگی کرتے ہیں، ایک ایسے دور کی نشاندہی کرتے ہیں جو درندہ زمین کے آغاز تک لے گیا، جو بائبل کی نبوت کے مطابق چھٹی سلطنت ہے۔ اسی وجہ سے یہ تین سنگِ میل ایسے تین سنگِ میل کی نمائندگی کرتے ہیں جو بائبل کی نبوت کے مطابق چھٹی سلطنت کے خاتمے تک لے جاتے ہیں۔ ہم نے یہ واضح کیا ہے کہ 1776 سے 1798 تک پہلے ہوئے بائیس برس ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کی علامت ہیں، کیونکہ عدد بائیس الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی علامت ہے۔

ہم نے اس تاریخ کو "Truth" کی مہر لیے ہوئے پہچانا ہے، کیونکہ پہلا اور آخری سنگِ میل آزادی کے قائم ہونے اور آزادی کے سلب کیے جانے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تینوں سنگِ میل زمین کے حیوان کی بنیادی علامت کی نمائندگی کرتے ہیں، کیونکہ وہ سب ریاستہائے متحدہ کے بولنے کی نمائندگی کرتے ہیں، کیوں کہ "کسی قوم کا بولنا مقننہ اور عدلیہ کے اداروں کا ایک عمل ہوتا ہے"۔ 1789 کے درمیانی سنگِ میل پر آئین کی توثیق تیرہ نوآبادیوں نے کی تھی، اور عبرانی لفظ "Truth" کا درمیانی حرف تیرہواں ہے۔ 1776 سے 1798 تک کے بائیس سال بھی عبرانی حروفِ تہجی کے بائیس حروف کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

ہم نے یہ بھی نشان دہی کی ہے کہ 1798 کے اجنبی اور بغاوت کے قوانین اُس نکتے کی نمائندگی کرتے ہیں جہاں ریاستہائے متحدہ اڑدہا کی مانند بولتی ہے۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیات تیرہ تا پندرہ میں، مرتد پروٹسٹنٹ کے سلسلے کے حصے کے طور پر، یہودیوں کے روم کے ساتھ اتحاد کی تاریخ اُس دور کی نمائندگی کرتی ہے جب درندہ کی شبیہ قائم کی جاتی ہے، اور اُس شبیہ کی تشکیل ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے آخری آزمائش ہے۔ یہ وہ آزمائش ہے جس سے انہیں مہر کیے جانے سے پہلے گزرنا ہوگا۔ لہذا 161 قبل مسیح سے 158 قبل مسیح تک یہودیوں کا یہ اتحاد اُس آزمائش کا ایک نہایت سنجیدہ جزو ہے، جس میں اُن لوگوں کی آزمائش پوری کی جاتی ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے لیے

بلائے گئے ہیں۔

یہ ماننا کہ 161 قبل مسیح سے 158 قبل مسیح تک کا زمانہ وہ مدت ہے جس کی نمائندگی یہودیوں کا اتحاد کرتا ہے، تاریخی روایت کے خلاف ہے، کیونکہ مورخین کے نزدیک یہ اتحاد 161 قبل مسیح میں تھا جبکہ ملیرائٹس کے نزدیک یہ 158 قبل مسیح میں تھا، اور اس حقیقت کے بارے میں ان کے یقین کی نمائندگی دونوں مقدس چارٹوں پر کی گئی ہے۔

سوال صرف یہ نہیں کہ مورخین یہودیوں کے ساتھ معاہدے کی تاریخ 161 قبل مسیح قرار دینے میں درست ہیں، یا یہ کہ ملیرائٹس 158 قبل مسیح کی نشاندہی میں درست تھے۔ ان دونوں میں سے جس بھی انتخاب کو آپ اختیار کریں، ایک گروہ ہوگا جو آپ کے انتخاب سے اتفاق کرے گا۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا دونوں، یعنی مورخین اور ملیرائٹس، درست ہیں، اور کیا یہودیوں کے ساتھ معاہدے کے بارے میں حقیقت دراصل ایک مدتِ زمانہ کی نمائندگی کرتی ہے، نہ کہ تاریخ کے دو ممکنہ منفرد نقاطِ وقت میں سے کسی ایک کی۔

سابقہ مضامین میں ہم نے ایسا درست اور مقدس استدلال پیش کیا ہے جس کے مطابق روم کے ساتھ یہودیوں کا اتحاد 161 قبل مسیح سے 158 قبل مسیح تک کے ایک دور کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ دور درندہ کی شبیہ کی تشکیل کی تمثیل ہے۔ جب یہ صورتِ حال ہو، تو یہ بات قبول کرنے کا فیصلہ بھی کہ یہودیوں کا روم سے اتحاد ایک زمانی مدت ہے، ایک امتحان بن جاتا ہے، اور اسی نبوتی مفہوم میں یہ اس حقیقت سے موافق ہے کہ درندہ کی شبیہ کی تشکیل "خدا کے لوگوں کے لیے بڑا امتحان" ہے۔

یہ کہنے کے بعد، 158 قبل مسیح اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مرتد یہودیوں، جنہیں مکابیوں کے نام سے جانا جاتا ہے، کا روم کے ساتھ اتحاد کب مضبوطی سے قائم ہوا، اور یوں یہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ بائبل ایک بلاغی سوال پوچھتی ہے: "کیا دو ایک ساتھ چل سکتے ہیں، جب تک وہ متفق نہ ہوں؟" 158 قبل مسیح اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ مرتد پروٹسٹنٹ ازم کب اور کہاں پاپائی طاقت کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے، اور وہ مدت جو 161 قبل مسیح میں شروع ہو کر 158 قبل مسیح پر منتج ہوئی، اس عرصے کی نشان دہی کرتی ہے جو درندہ کی شبیہ کی تشکیل کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہی مدت اس وقت کی نشاندہی کر رہی ہے جب مرتد پروٹسٹنٹ ازم مرتد ریپبلکن ازم کے ساتھ مل جائے گا۔ ان دونوں مرتد قوتوں کی نمائندگی آیات تیرہ سے پندرہ میں کی گئی ہے، لہذا ان کے کچھ مشترک نشانِ راہ ہیں۔

یہ درست ہے کہ 1776، 1789 اور 1798 کو 11 ستمبر 2001 کی تمثیل کے طور پر منطبق کیا جائے؛ اس کے بعد 6 جنوری 2021 سے وابستہ فالس فلیگ تحریک کے پلوسی مقدمات اور ہائیڈن کے چوری شدہ انتخاب کا افتتاحی دور آتے ہیں، جو بالآخر اتوار کے قانون تک لے جاتے ہیں۔ اس اطلاق میں 2001 کا پیٹریاٹ ایکٹ، جو اعلانِ آزادی کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، ایک ایسا سنگِ میل پیش کرتا ہے جو آزادی کے خاتمے کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ پھر پلوسی اور شف کی کینگرو کورٹ کا دوسرا سنگِ میل آئین کی توثیق کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، یوں آئین کے الٹے کے آغاز کی تمثیل بنتا ہے، اور اس کے بعد ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس کا تیسرا سنگِ میل آتا ہے جو ریاست ہائے متحدہ کو اڑدہا کی طرح بولتا ہوا ظاہر کرتا ہے۔ ان سنگِ میلوں کو اس انداز سے منطبق کرنا، مکابیوں کی نمائندگی کے طور پر، مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے سنگِ میلوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

ایک اور سطح پر، مرتد ریپبلکن ازم کے ساتھ وابستگی میں تین سنگِ میلوں کی نشاندہی ایک قدر مختلف تطبیق پیدا کرتی ہے۔ 11 ستمبر 2001 سن 1776 کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، مگر 1789، مرتد ریپبلکن ازم کے لیے، Alien and Sedition Acts کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، اور ان "acts" اور اڑدہا کے بولنے کے درمیان ایک امتیاز قائم کرتا ہے، اور اڑدہا کے بولنے کی نمائندگی اتوار کے جبری نفاذ سے ہوتی ہے۔ جب ان دونوں خطوط کو شبیہ حیوان کے امتحان کے سیاق میں اکٹھا رکھا جاتا ہے، تو وہ شبیہ حیوان کے قیام

کا نبوی ڈھانچہ بناتے ہیں، اور خدا کے لوگوں کے لیے عظیم امتحان شبیہ حیوان کا قیام ہی ہے۔ خدا کے لوگوں کے لیے، شبیہ حیوان کے قیام کو پہلے خدا کے کلام میں جس طرح اس کی نمائندگی (تشکیل) کی گئی ہے، اسی طور پہچاننا ضروری ہے، تاکہ وہ آخری دنوں کے لوگ اس تشکیل کو سیاسی اور مذہبی دنیا میں پہچان سکیں۔

تو 6 جنوری 2021 کے پیلوسی مقدمات ایلین اور سیڈیشن ایکٹس کے ساتھ کیسے ہم آہنگ ہو سکتے ہیں؟ پیلوسی مقدمات نے تہہ گڑھے کے درندے کے اُس جشن کی علامت ہیں جس نے ابھی ابھی اُس امیر صدر کو قتل کیا تھا جس نے عالمگیریت کو ابھارا تھا۔ یہ جشن کی تاریخ بائیڈن کی حلف برداری کے زمانے سے شروع ہوئی اور ایک ایسے دور کی نمائندگی کرتی ہے جو ٹرمپ کی دوسری حلف برداری پر ختم ہوتا ہے۔ یہ بات نوٹ کی جانی چاہیے کہ ٹرمپ تین بار صدارت کے لیے مہم چلاتا ہے، اور پہلی اور آخری بار وہ جیتتا ہے، لیکن درمیان میں اس کی فتح اُس طاقت نے چرا لی جسے کتاب مقدس جھوٹ کا باپ قرار دیتی ہے۔ چوری شدہ انتخاب سے شروع ہونے والے پیلوسی مقدمات ایک دوسرے انتقامی پیلوسی مقدمات کے سلسلے کی نشاندہی کرتے ہیں، جو اُس وقت شروع ہوں گے جب ٹرمپ 20 جنوری 2025 کو حلف اٹھائے گا۔

جو بائیڈن کی صدارت کی مدت پیلوسی ٹرائلز کے ایک سلسلے سے شروع ہوتی ہے اور پیلوسی ٹرائلز کے ایک سلسلے پر ختم ہوتی ہے۔ دونوں سیاسی نوعیت کے مقدمات ہیں، لیکن دوسرے سلسلے کے مقدمات میں جن پر مقدمہ چلایا جاتا ہے وہ وہی لوگ ہیں جو پہلے مقدمات میں پیش پیش تھے۔ ٹرمپ کی دوسری حلف برداری پر 164 قبل مسیح کے سال کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ٹرمپ کی دوسری حلف برداری کی مثال 164 قبل مسیح سے دی جاتی ہے، اور یہودی ہیکل کی تجدید تقدیس سیاسی ہیکل کی دوسری بار تجدید تقدیس کی نمائندگی کرتی ہے۔

وہی سال تھا جب انطیوخس ایپیفینیس کی موت ہوئی، اور اسی نے یونان کی مذہبی رسومات یہودیوں پر مسلط کیں، یوں 167 قبل مسیح کی مکابی بغاوت رونما ہوئی۔ 2025 میں ٹرمپ کی دوسری حلف برداری کے موقع پر، یونان کا مذہب (گلوبلزم) امریکہ میں مکمل طور پر مغلوب ہو جائے گا، اور کلیسا اور ریاست کو یکجا کرنے کے کام کو تقویت دینے کے لیے شیطانی معجزات ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔ اس موقع پر ٹرمپ ایسے صدارتی احکامات پر دستخط کریں گے جو ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس کے مماثل ہوں گے، یوں حیوان کی شبیہ کی تشکیل کے آغاز کی نشان دہی ہوگی (161 قبل مسیح)، اور وہ پیلوسی ٹرائلز کے دوسرے سلسلے کا آغاز کرے گا۔ ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس حیوان کی شبیہ کی تشکیل کے دور کے آغاز کی نشان دہی کرتے ہیں، اور وہ دور اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے، جس کی نمائندگی 158 قبل مسیح کرتا ہے۔

یوں، 'حیوان کی شبیہ' کی تشکیل کا دور اُن اقدامات سے شروع ہوتا ہے جو ٹرمپ کو مین اسٹریم میڈیا بند کرنے، غیر قانونی تارکین وطن کو نکال باہر کرنے، اور ڈیموکریٹک پارٹی کی سازش میں ملوث افراد کو گرفتار کر کے اُن پر مقدمہ چلانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس دور کی ابتدا ٹرمپ کی جانب سے لائے گئے سیاسی ظلم و ستم سے ہوتی ہے اور اس کا اختتام مذہبی ظلم و ستم پر ہوتا ہے۔

اس معنی میں، 1789 اور آئین کے حوالے سے درمیانی نشان راہ 2021 کے پیلوسی ٹرائلز ہیں، جو ایک ایسے دور کی نمائندگی کرتے ہیں جو آغاز جیسی ہی تاریخ کے ساتھ ختم ہوتا ہے، لیکن پیلوسی ٹرائلز کا آخری سلسلہ اُن لوگوں کی سیاسی الٹ پھیرے جو فی الحال مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں اور قید کیے جا رہے ہیں۔ مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے سلسلے میں دوسرا نشان راہ وہ پیلوسی ٹرائلز ہیں جو جو بائیڈن کی صدارت کا احاطہ کرتے ہیں، اور یہ دور جنوری 2025 میں ختم ہوتا ہے، جب 1789 کا نشان راہ، مرتد ریپبلکن ازم کے سلسلے میں، 20 جنوری 2025 کو اُن ایگزیکٹو آرڈرز کے ساتھ پہنچتا ہے جو ٹرمپ کی دوسری حلف برداری کے فوراً بعد آتے ہیں۔ یہ ایک ایسے دور کا آغاز کرتا ہے جس میں قوم اڑدھے کی

طرح بولتی ہے (Acts and Seditious Acts) جو اتوار کے قانون تک لے جاتا ہے جہاں قوم اڑدھے کی طرح بولتی ہے۔ اُس دور میں آئین، جس کی نمائندگی 1789 کرتا ہے، تدریجاً معطل کر دیا جاتا ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی دوسری تقریبِ حلف برداری میں وہ آٹھواں صدر بن جاتا ہے جو سات میں سے ہے، اور حیوان کی شبیہ کی تشکیل یہ واضح کرتی ہے کہ پروٹسٹنٹ ازم اور ریپبلکن ازم کے مرتد سینگ ایک ہی سینگ کی حیثیت سے یکجا ہو جاتے ہیں، اور اس تعلق پر پروٹسٹنٹس کو اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اسی تاریخی سیاق میں وہ لوگ جو ایک لاکھ چوالیس ہزار بننے کے لیے بلائے گئے ہیں، پیشگی مہر بند کیے جاتے ہیں، اس سے پہلے کہ جلد آنے والے اتوار کے قانون کے موقع پر انہیں حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کے سینگ کے طور پر بلند کیا جائے۔

وہ مہر بند پیغام جو یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے، جس کی مہر بالکل اُس سے پہلے کھولی جاتی ہے جب مہلت ختم ہوتی ہے، دانی ایل کا وہ حصہ ہے جو آخری دنوں سے متعلق ہے۔ جو حصہ کھولا جاتا ہے وہ دانی ایل بابِ گیارہ کی آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ ہے، اور آیات تیرہ تا پندرہ اُس پوشیدہ تاریخ کے مطابق ہیں۔ لہذا، وہ پیغام جس کی مہر مہلت کے ختم ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے، جس کی تمثیل نوکدنصر کی مورتِ حیوانات کے پوشیدہ نبوی پیغام سے کی گئی ہے، وہی دو لاکھوں کے ملاپ کا پیغام ہے، یعنی پروٹسٹنٹ ازم اور ریپبلکن ازم کے مرتد سینگوں کا، جن کی نمائندگی آیت تیرہ تا پندرہ میں مکابوں اور انتیوخس سوم کے ذریعے ہوتی ہے۔

حیوان کی شبیہ کی تشکیل کی نشاندہی کرنے والا پیغام، وہی پیغام ہے جو اُس تقدیس کو پہنچاتا ہے جو حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ پر مہر لگاتی ہے۔

چودھویں آیت میں، 200 قبل مسیح میں، بت پرست روم کو پہلی بار نبوتی بیانیے میں متعارف کرایا جاتا ہے، جب وہ مصر کے نومولود بادشاہ کی حفاظت کے لیے اٹھ کھڑا ہوا، اُس اتحاد کے مقابل جو انطیوخس سوم اور مقدونیہ کے فلپ نے مصر کے خلاف قائم کیا تھا۔ اسی سال انطیوخس سوم نے بطلمیوس پنجم کے خلاف جنگِ پانیوم لڑی۔ تمہاری قوم کے لٹیروں کا تعارف، جو روپا کو قائم کرتے ہیں، انطیوخس اور فلپ کے درمیان ایک اتحاد، اور جنگِ پانیوم—یہ سب اسی سال وقوع پذیر ہوئے۔ لہذا یہ سنگِ میل اس اتحاد کی نشان دہی کرتا ہے جو انطیوخس، جو زمین کے درندے کے جمہوری سینگ کی نمائندگی کرتا ہے، اور مقدونیہ کے فلپ (یونان کا قدیم نام)، جو اقوام متحدہ کی نمائندگی کرتا ہے، کے درمیان ہوا۔

نبوتی سطح پر، جنگِ پانیوم میں اڑدھا (مقدونیہ) اور جھوٹے نبی (امریکہ) کے درمیان ایک اتحاد قائم ہوتا ہے۔ اس اتحاد کا بنیادی محرک یہ تھا کہ مصر کی سلطنت کو تقسیم کیا جائے، جو ایک زوال پذیر روس کی نمائندگی کرے گی۔

جب یسوع اپنے شاگردوں کو پانیوم لے گئے، تو اس وقت اس کا نام قیصریہ فلپی تھا۔ بیروڈیس اعظم کا پوتا، بیروڈ فلپی، شہر کی بحالی مکمل کر چکا تھا اور اسے قیصر آگسٹس اور اپنے نام سے منسوب کیا تھا؛ یوں قیصریہ فلپی کہلایا۔ ان کا باہمی تعلق روم کے ساتھ روم کی نمائندگی کرتا ہے، لیکن قیصر کے مقابلے میں فلپی ایک کم تر روم ہے، اور نبوتی سطح پر بیروڈ فلپی بیروڈیاس کی بیٹی سالومہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ لہذا، قیصریہ فلپی کے نام کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ بیروڈ فلپی جھوٹے نبی کی نمائندگی کرتا ہے، اور قیصر پاپائیت کی نمائندگی کرتا ہے۔

پانیوم کی نبوتی تاریخ لہذا دو اتحاد واضح کرتی ہے: ایک وہ جہاں جھوٹا نبی (ٹرمپ) اڑدھے (اقوام متحدہ) کے ساتھ ہاتھ ملا لیتا ہے، اور دوسرا وہ جہاں جھوٹا نبی (ٹرمپ) پاپائیت (قیصر) کے ساتھ ہاتھ ملا لیتا ہے۔ آیت سولہ میں اتوار کے قانون کو پیش کیا گیا ہے، اور وہیں سے رخی اتحاد نافذ کیا جاتا ہے، لیکن یہ بندوبست درحقیقت اتوار کے قانون سے پہلے ہی آیت پندرہ اور جنگِ پانیوم میں قائم کر دیا گیا

تھا۔

"خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاپائیت کے قیام کو نافذ کرنے والے فرمان کے ذریعہ، ہماری قوم اپنے آپ کو راستبازی سے پوری طرح منقطع کر لے گی۔ جب پروٹسٹنٹ ازم اس خلیج کے پار اپنا ہاتھ بڑھا کر رومی اقتدار کا ہاتھ تھام لے گا، جب وہ اس مہیب کھائی کے اوپر سے بڑھ کر روحانیت سے مصافحہ کرے گا، جب اس سہ گانہ اتحاد کے اثر کے تحت ہمارا ملک ایک پروٹسٹنٹ اور جمہوری حکومت کے طور پر اپنے آئین کے ہر اصول کو رد کر دے گا، اور پاپائی باطل تعلیمات اور فریبوں کی اشاعت کے لیے انتظام کرے گا، تب ہم جان سکتے ہیں کہ شیطان کی حیرت انگیز کارگزاری کا وقت آ پہنچا ہے اور انجام قریب ہے۔" Testimonies, volume 5, 451.

ہم اس مطالعے کو اپنے اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

وحی کسی نئی چیز کی تخلیق یا ایجاد نہیں، بلکہ اُس چیز کا ظہور ہے جو ظاہر ہونے تک انسانوں پر نامعلوم رہی۔ انجیل میں مضمحل اور ابدی سچائیاں محنت سے تلاش کرنے اور خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن کرنے سے آشکار ہوتی ہیں۔ الہی معلم سچائی کے فروتن متلاشی کے ذہن کی رہنمائی کرتا ہے؛ اور روح القدس کی ہدایت سے کلام کی سچائیاں اس پر منکشف کی جاتی ہیں۔ اور اس طرح رہنمائی پانے سے بڑھ کر علم حاصل کرنے کا کوئی زیادہ یقینی اور مؤثر طریقہ نہیں ہو سکتا۔ منجی کا وعدہ یہ تھا: 'جب وہ، یعنی روح حق، آئے گا تو وہ تمہیں ساری سچائی میں راہ دکھائے گا۔' روح القدس کی عطا کے وسیلے ہی سے ہم خدا کے کلام کو سمجھنے کے قابل بنائے جاتے ہیں۔

زبور نویس لکھتا ہے: 'جوان اپنی راہ کس طرح پاک کرے؟ تیرے کلام کے مطابق اس پر دھیان دے کر۔ میں نے اپنے پورے دل سے تجھے ڈھونڈا ہے؛ مجھے تیرے احکام سے بھٹکنے نہ دے۔ ... میری آنکھیں کھول دے تاکہ میں تیری شریعت کے عجائب دیکھ سکوں۔'

ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم سچائی کو ایسے تلاش کریں جیسے چھپے ہوئے خزانے کو تلاش کیا جاتا ہے۔ خداوند سچائی کے سچے طالب کی سمجھ کو کھول دیتا ہے؛ اور روح القدس اسے وحی کی سچائیوں کا ادراک عطا کرتا ہے۔ یہی زبور نویس کا مطلب ہے جب وہ درخواست کرتا ہے کہ اس کی آنکھیں کھولی جائیں تاکہ وہ شریعت کے عجائبات کو دیکھ سکے۔ جب جان کمالاتِ یسوع مسیح کے لیے تڑپتی ہے تو ذہن اس بہتر جہان کے جلال کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ صرف الہی استاد کی مدد سے ہی ہم خدا کے کلام کی سچائیوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ مسیح کے مکتب میں ہم حلیم اور فروتن ہونا سیکھتے ہیں کیونکہ ہمیں پرہیزگاری کے بھیدوں کی فہم عطا کی جاتی ہے۔

کلام کو الہام کرنے والا ہی کلام کا حقیقی مفسر تھا۔ مسیح نے اپنی تعلیمات کو واضح کیا جب اس نے اپنے سامعین کی توجہ فطرت کے سادہ قوانین اور ان مانوس اشیاء کی طرف دلائی جنہیں وہ روزانہ دیکھتے اور استعمال کرتے تھے۔ یوں وہ ان کے ذہنوں کو قدرتی سے روحانی کی طرف لے گیا۔ بہت سے لوگ فوراً اُس کی تمثیلوں کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رہے؛ لیکن چونکہ ان کا روز بروز ان اشیاء سے واسطہ پڑتا رہا جن کے ساتھ اُس عظیم استاد نے روحانی سچائیوں کو وابستہ کیا تھا، تو کچھ نے الہی سچائی کے وہ اسباق پہچان لیے جنہیں وہ ان کے دل و دماغ میں بٹھانا چاہتا تھا، اور یہ اُس کی ماموریت کی سچائی پر قائل ہو گئے اور انجیل پر ایمان لے آئے۔ سبت اسکول ورکر، یکم دسمبر، 1909۔